

-2- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت و اطاعت

انسان جب اپنے وجود اور کائنات کے ان گنت مظاہر پر غور کرتا ہے تو اسے یہ دریافت کرنے میں کوئی وقت محسوس نہیں ہوتی کہ کوئی قدرت رکھنے، پروش کرنے اور حکمت و دنائی والی ذات ضرور موجود ہے جو ان تمام پر حکمران ہے اور انھیں قوت عطا کر رہی ہے اور بڑھنے کی صلاحیت بخش رہی ہے اور یہ کہ وہ قدیر ہے، خالق ہے، رب ہے، حکیم بھی ہے کہ اس قدر و سبق کائنات کو حکمت سے چلا رہا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ جب ایک کرسی، ایک میز اور ایک مٹی کا پیالہ بھی بغیر کسی بنانے والے کے تیار نہیں ہوتا تو یہ زیمن، یہ آسمان، یہ چاند، یہ سورج، یہ انسان اور اس کے وجود میں یہ بے شمار قوتیں بھی تو کسی خالق کی قدرت، رحمت اور حکمت سے پیدا ہوئی ہوں گی۔ یہ قدرت اور حکمت اس کے وجود کے لیے دلیل بھی ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے حیات انسانی اور وجود کا نات کا درست اداک بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کی تخلیق کے جلوے ہر جگہ نمایاں ہیں۔ انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو تسلیم کرے، اس کی محبت میں سرشار رہے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔

قرآن مجید نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

يَأَيُّهَا النَّاسُ اَعْبُدُ وَارْبَكُمُ الَّذِي خَلَقْتُمْ (البقرة: 21)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

اب عبادت اور بندگی کا تقاضا ہے کہ پیدا اس نے کیا تو حکم بھی اسی کا مانو، آنکھ اس نے دی تو اسی کی رضا کے مطابق دیکھو۔ کان اس نے عطا کیے تو اس کے فرمان کے مطابق سننے کی عادت ڈالو، سوچنے کی قوت اس پروردگار کی ہی عطا کردہ ہے تو ہر لمحہ اس کی ذات، قدرت اور اس کے احکام پر غور کرو۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت

سوچ کا یہ درست زاویہ محبت اللہ کی دعوت دیتا ہے کہ کسی کا ایک معمولی حسن سلوک ساری عمر کی احسان مندی کا باعث بتتا ہے تو جو زندگی بنتتا ہے اس کے لیے ساری عمر محبت کے جذبے پر وان کیوں نہ چڑھیں۔ اسی لیے فرمایا کہ وَالَّذِينَ امْنُوا اَشَدُ حُبًا لِّلَّهِ (البقرة: 165) جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اور پوری دلجمی سے ان پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہر دور میں انسان کی رہنمائی کے لیے انیاء کرام علیہم السلام مبوعث فرمائے اور ان پاک لوگوں کو اپنے احکام، کتابوں یا صحیفوں کی شکل میں عطا فرمائے۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سلسلہ ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں اور قرآن مجید جو آپ پر نازل کیا گیا دائیگی ہدایت کی کتاب ہے اور انسان کی فلاح کے پیغام عمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ محبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآن مجید نے اس محبت کا ذکر کیا۔ ارشاد ہوا:

الْبَيِّنُ أَوْ لَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (الا حزاب: 6)

ترجمہ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مونوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں“

مومنوں کو جان اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت میں سے انتخاب کرنا پڑے تو ان کو جان دے کر بھی محبت کا رشتہ برقرار رکھنا ہے۔ پھر ارشاد ہوا:

لَا تُقْدِّمُوا بَيْنَ يَدِيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ (الحجرات: ١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، گفتگو میں سلیقہ عمل میں مطابقت اور روایوں میں اطاعت پیدا ہو گی تو تقویٰ کا حق ادا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات جاننے کی کوشش کی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے آباء، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محظوظ نہ بن جاؤں“ پھر فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ۔

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والانہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لا یا ہوں“ اس سے معلوم ہوا کہ محبت کا تقاضا ہے کہ

☆ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تام رشتہ اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند پر ترجیح حاصل ہو۔ اسی کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوْ آآعْمَالَكُمْ (محمد: 33)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالح نہ کرو، یعنی اطاعت کے بغیر اعمال صالح ہو جاتے ہیں۔

اطاعت

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟ یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشاد ہوا:

فُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُو نِيَّيْحِبِّكُمُ اللَّهَ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران: 31)

ترجمہ: ”کہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری ایتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ خش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

محبت الہی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود پر دگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچے دلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے۔ وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا۔

فَلَا وَرَبَّكَ لَا يُوْمُنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک کہ اپنے تناز عات میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تشیم کر لیں۔ اطاعت و اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تشیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

ختم نبوت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت کے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اعتماد کو بھی کہ ارشاد ہوا:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ دین مکمل، نعمت مکمل اور اسلام پر رضاۓ الہی کا واضح اظہار رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہاب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ احکام الہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تابد مشعل راہ بنانا ہے اور پیغام الہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لیے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائی ہدایت کا اہل گردانہ گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام، علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لیے مختلف معاشرے تشكیل پاتے رہے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا، ایک مرکز، ایک اسوہ اور ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

فُلُّ يَأْيُثَا النَّاسُ إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (الاعراف: 158)

ترجمہ: ”فرماد تبحے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیہوں“ اور یہ کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ (الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ اب انسان کو ہدایت ایک ہی درسے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہ ر عطا کرنا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت و اطاعت و اتباع سے احکام الہی کا پابند بنتا ہے۔ اسی میں دنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔

مشق

اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟ -1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟ -2

قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔ -3